



سوال

(5) وحدت الوجود کیا ہے؟ اور اس کا شرعی حکم

جواب

السلام علیکم ورحمۃ اللہ وبرکاتہ

میں آپ کے موقر اسلامی جریدے ماہنامہ "الحديث" کا مستقل قاری ہوں۔ آپ جس محنت اور عرق ریزی سے مسائل کی تحقیق و تفتیح فرماتے ہیں، اس سے دل کو اطمینان و سرور حاصل ہوتا ہے۔ اللہ تعالیٰ آپ کے زور قلم کو اور بھی بڑھا دے۔

دوسوال پوچھنا چاہتا ہوں، امید ہے کہ آپ ان کی تحقیق و تخریج اور تفتیح فرمائیں گے۔ (پہلا سوال یہ ہے کہ) فلسفہ وحدت الوجود کیا ہے؟ اس کی مکمل تفصیل اور تفتیح فرمائیں۔ والسلام: آپ کا دینی بھائی (محمد شیر وزیر۔ پی سی ایس آئی آر لیبارٹریز، پشاور)

تنبیہ :-

دوسرا سوال مع جواب آگے آ رہا ہے۔ ان شاء اللہ۔

الجواب بعون الوهاب بشرط صحة السؤال

و علیکم السلام ورحمۃ اللہ وبرکاتہ!

الحمد للہ، والصلاة والسلام علی رسول اللہ، أما بعد!

اردو لغت کی ایک مشہور کتاب میں وحدت الوجود کا مطلب ان الفاظ میں لکھا ہوا ہے :

"تمام موجودات کو اللہ تعالیٰ کا وجود خیال کرنا۔ اور وجود ماسویٰ کو محض اعتباری سمجھنا جیسے قطرہ، حباب، موج اور قعر وغیرہ سب کو پانی معلوم کرنا" (حسن اللغات فارسی اردو ص 941)

وارث سرہندی کہتے ہیں: "صوفیوں کی اصطلاح میں تمام موجودات کو خدا تعالیٰ کا وجود ماننا اور ماسوا کے وجود کو محض اعتباری سمجھنا۔" (علمی اردو لغت ص 1551)

شیخ الاسلام ابن تیمیہ رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں :

"وَأَنَا وَالْإِسْلَامُ لَمَطْلُوعٌ" الَّذِي هُوَ قَوْلُ نَبِيِّ وَخَدَّةِ الْوُجُودِ الَّذِينَ يَزْعُمُونَ أَنَّ وُجُودَهُمُ الْخَلْقُ : بِمَوْعِنِ وَجُودِ الْخَالِقِ "



اور اتحاد مطلق اسے کہتے ہیں جو وحدت الوجود والوں کا قول ہے: جو سمجھتے ہیں کہ مخلوق کا وجود عین خالق کا وجود ہے۔ (مجموع فتاویٰ ابن تیمیہ ج 10 ص 59)

حافظ ابن تیمیہ رحمۃ اللہ علیہ دوسرے مقام پر لکھتے ہیں:

"قال وصاحب هذا الكتاب الذي هو فصوص الحكم وامثاله مثل صاحب الغزوي والتلمساني وابن سبعين والسكري واتباعهم مذنبهم الذي هم عليه ان الوجود واحد ويسمون اهل وحدة الوجود، ويدعون التحقيق والعرفان فهم يجعلون وجود الخالق عين وجود المخلوقات"

کتاب مذکور جو فصوص الحكم ہے، کا مصنف اور اس جیسے دوسرے مثلاً قنوی، تلمسانی، ابن سبعین، ششتری، ابن فارض اور ان کے پیروکار، ان کا مذہب یہ ہے کہ وجود ایک ہے۔ انہیں وحدت الوجود والے کہا جاتا ہے اور وہ تحقیق و عرفان کا دعویٰ رکھتے ہیں اور یہ لوگ خالق کے وجود کو مخلوقات کے وجود کا عین قرار دیتے ہیں۔ (مجموع فتاویٰ ج 2 ص 123، 124)

حافظ ابن حجر العسقلانی نے فرمایا:

"المراد بتوحيد الله تعالى الشهادته بأنه لا اله الا هو الذي يُستبى بغض غلاة الصوفية لتوحيد العامة، وقد ادعى طائفتان في تفسير التوحيد أمرين اخترعوهما، أحدهما: تفسير المغزوية كما تقدم، ثانياً هيما: غلاة الصوفية فإن أكابرهم لما تكلموا في مسألة النور والفاء وكان مرادهم بذلك النبالة في الرضا والتسليم وتفويض الأمر، بالغ بعضهم حتى ضاع المرزجة في نفى نسبة الفضل إلى العبد، وجر ذلك بعضهم إلى معذرة العصاة، ثم غلا بعضهم فهدر الكفار، ثم غلا بعضهم فزعم أن المراد بالتوحيد اعتقاد وحدة الوجود"

"اللہ تعالیٰ کی توحید سے مراد اس بات کی گواہی دینا ہے کہ وہی ایک الہ ہے اور اسے بعض غالی صوفی: عوام کی توحید کہتے ہیں۔ دو گروہوں نے توحید کی تشریح میں دو باتیں گھڑی ہیں: ایک معتزلہ کی تفسیر جیسا کہ گزر چکا ہے۔ دوسرے غالی صافی جن کے اکابر نے جب محوفاء کے مسئلے میں کلام کیا اور ان کی اس سے مراد تسلیم و رضا اور معاملات کو اللہ کے سپرد کرنے میں مبالغہ تھا، ان میں سے بعض نے مبالغہ کر کے بندے سے نسبت فعل کی نفی کر کے مرجحہ سے برابری کی اور اس بات نے بعض کو گناہ گاروں کے معذور ہونے پر آمادہ کر لیا پھر بعض نے غلو کر کے کفار کو بھی معذور قرار دیا پھر بعض نے غلو کر کے یہ دعویٰ کیا کہ توحید سے مراد وحدت الوجود کا عقیدہ ہے۔۔۔ (فتح الباری ج 13 ص 348 کتاب التوحید باب: 1)

معلوم ہوا کہ ابن حجر کے نزدیک وحدت الوجود کا عقیدہ رکھنے والے بے حد غالی صوفی ہیں۔

ایک پیر نے اپنے مرید سے کہا:

"اعنقد ان جميع الاشياء باعتبار باطنها متحد مع الله تعالى وباعتبار ظاهرها مغاير له وسواه"

"یہ عقیدہ رکھو کہ تمام چیزیں باطنی لحاظ سے اللہ تعالیٰ کے ساتھ متحد ہیں اور ظاہری لحاظ سے اس کے علاوہ اور اس کا مغاير (غیر) ہیں۔

اس کے بارے میں ملا علی قاری حنفی نے کہا:

"هذا كلام ظاهراً فاسداً مائلاً إلى وحدة الوجود والاتحاد كما هو مذموب أهل الإلحاد"

اس کلام کا فاسد ہونا ظاہر ہے، یہ وحدت الوجود یا اتحاد کی طرف مائل ہے جیسا کہ ملحدین کا مذہب ہے۔ (الرد علی القائلین بوحدة الوجود للملا علی قاری ص 13، مطبوعہ دار المأمون المتراث دمشق، الشام)



شیخ الاسلام ابن تیمیہ رحمۃ اللہ علیہ نے وحدت الوجود کے رد پر ایک رسالہ بنام :

"ابطال وحدة الوجود الرد علی القائلین بها"

لکھا ہے جو تقریباً ایک سو اٹھائیس (128) صفحات پر مشتمل ہے، جسے کویت کے ایک مکتبے نے فہرست اور تحقیق کے ساتھ شائع کیا ہے۔

ابن عربی (الحلوی) کی طرف منسوب کتاب فصوص الحکم میں لکھا ہوا ہے :

"فانت عبد وانت رب"

"لمن له في انت عبد"

"بس توبده ہے اور تورب ہے۔۔۔۔۔ کس کا بندہ! اس کا بندہ جس میں تو فنا ہو گیا ہے"

(فصوص الحکم اردو ص 157، فص حکمت علیہ فی کلمۃ اسماعیلیہ، مترجم عبدالقدیر صدیقی، دوسرا نسخہ ص 77 مع شرح الجامی ص 202 تنبیہ الغیبی الی التکفیر ابن عربی للامام العلامة المحدث برهان الدین البقاعی رحمۃ اللہ علیہ ص 71)

کتب لغت اور علماء کے ان چند حوالوں سے معلوم ہوا کہ ابن عربی (اور حسین بن منصور الحلاج) کے مقلدین کے عقیدے وحدت الوجود سے خالق اور مخلوق کا ایک ہونا، حلولیت اور اتحاد ظاہر ہے یعنی ان لوگوں کے نزدیک بندہ خدا اور خدا بندہ ہے۔ اب آپ کے سامنے وحدت الوجود کا عقیدہ رکھنے والوں کی دس عبارتیں پیش خدمت ہیں جن سے درج بالا نتیجے کی تصدیق ہوتی ہے :

1- تھانہ بھون کے حاجی امداد اللہ ولد حافظ محمد امین ولد شیخ بڈھاتھا نومی عرف مہاجر کی نے لکھا ہے : "اور اس کے بعد اس کو ہو، ہو کے ذکر میں اسقدر منہمک ہو جانا چاہیے کہ خود مذکور یعنی (اللہ) ہو جائے اور فنا در فنا کے یہی معنی ہیں اس حالت کے حاصل ہو جانے پر وہ سراپا نور ہو جائے گا۔" (کلیات امدادیہ ص 18، ضیاء القلوب)

تنبیہ :-

بریکٹ میں اللہ کا لفظ اسی طرح کلیات امدادیہ میں لکھا ہوا ہے۔!

2- حاجی امداد اللہ صاحب ایک آیت :

"وَفِي أَنفُسِكُمْ أَفَلَا تُبْصِرُونَ" (الزاریات: 21) کا غلط ترجمہ کرتے ہوئے لکھتے ہیں :

"خدا تم میں ہے کیا تم نہیں دیکھتے ہو۔" (کلیات امدادیہ ص 31، ضیاء القلوب)

تنبیہ :-

آیت مذکورہ کا ترجمہ کرتے ہوئے شاہ ولی اللہ دہلوی لکھتے ہیں :

"ودر ذات شمانشا نہاست . . . آیانی نگرید" (ترجمہ شاہ ولی اللہ ص 627)

یعنی اور تمہاری ذات میں نشانیاں ہیں کیا تم نہیں دیکھتے؟

شاہ ولی اللہ کے ترجمے کی تائید اس سے بھی ہوتی ہے کہ اس آیت سے پہلی آیت میں آیات یعنی نشانیوں کا لفظ آیا ہے۔

3- حاجی امداد اللہ تھانہ بھونوی صاحب مزید لکھتے ہیں:

"اس مرتبہ میں خدا کا خلیفہ ہو کر لوگوں کو اس تک پہنچاتا ہے اور ظاہر میں بندہ اور باطن میں خدا ہو جاتا ہے اس مقام کو برزخ البرازخ کہتے ہیں اور اس میں وجوب و امکان مساوی ہیں کسی کو کسی پر غلبہ نہیں" (کلیات امدادیہ ص 36، 35 ضیاء القلوب)

4- عاشق الہی میرٹھی دہلوی لکھتے ہیں: "ایک روز حضرت مولانا خلیل احمد صاحب زید مجہد نے دریافت کیا کہ حضرت یہ حافظ لطافت علی عرف حافظیندھو شیخ پوری کیسے شخص تھے۔

حضرت نے فرمایا "پکا کافر تھا" اور اس کے بعد مسکرا کر ارشاد فرمایا کہ: "ضامن علی جلال آبادی تو توحید ہی میں غرق تھے۔" (تذکرۃ الرشید جلد 2 ص 242)

عبارت مذکورہ میں حضرت سے مراد رشید احمد گنگوہی اور خلیل احمد سے مراد بزل المجدوب، براہین قاطعہ اور المسند کے مصنف خلیل احمد نیمٹھوی سہارنپوری ہیں۔

ضامن علی جلال آبادی کون تھے اور کس توحید میں غرق تھے؟ اس کے بارے میں گنگوہی "صاحب ارشاد فرماتے ہیں: "ضامن علی جلال آبادی کی سہارنپور میں بہت رنڈیاں مرید تھیں ایجابارہ سہارنپور میں کسی رنڈی کے مکان پر ٹھیرے ہوئے تھے سب مرید نیاں اپنے میاں صاحب کی زیارت کے لیے حاضر ہوئیں مگر ایک رنڈی نہیں آئی میاں صاحب بولے کہ فلائی کیوں نہیں آئی رنڈیوں نے جواب دیا "میاں صاحب ہم نے اُس سے بہتیرا کہا کہ چل میاں صاحب کی زیارت کو اُس نے کہا میں بہت گناہگار ہوں اور بہت روسیاء ہوں میاں صاحب کو کیا منہ دکھاؤں میں زیارت کے قابل نہیں" میاں صاحب نے کہا نہیں جی تم اُسے ہمارے پاس ضرور لانا چنانچہ رنڈیاں اُسے لیکر آئیں جب وہ سلسلے آئی تو میاں صاحب نے پوچھا "بی تم کیوں نہیں آتی تھیں؟" اُس نے کہا حضرت روسیاء ہی کی وجہ سے زیارت کو آتی ہوئی شرماتی ہوں۔ میاں صاحب بولے "بی تم شرماتی کیوں ہو کرنے والا کون اور کرانے والا کون وہ تو وہی ہے" رنڈی یہ سن کر آگ ہو گئی اور نضا ہو کر کہا لاجول ولاقوۃ اگرچہ میں روسیاء وگناہگار ہوں مگر ایسے پیر کے منہ پر پشاب بھی نہیں کرتی۔" میاں صاحب تو شرمندہ ہو کر سرنگوں رہ گئے اور وہ اٹھ کر چل دی۔" (تذکرۃ الرشید ج 2 ص 242)

اس طویل عبارت اور قصے سے معلوم ہوا کہ گنگوہی صاحب کے نزدیک توحید میں غرق پیر کا یہ عقیدہ تھا کہ زنا کرنے والا اور کرانے والا وہی یعنی خدا ہے۔ معاذ اللہ ثم معاذ اللہ۔ (نعوذ باللہ)

اللہ کی قسم! وحدت الوجود کا عقیدہ رکھنے والے وجودوں کی ایسی عبارات نقل کرنے سے دل ڈرنا اور قلم کا پتتا ہے لیکن صرف احتیاق حق اور ابطال باطل کے پیش نظریہ حوالے پیش کیے جاتے ہیں اور صرف عام مسلمانوں کو ان کا اصلی چہرہ اور باطنی عقیدہ دکھانا مقصود ہے۔

5- ضامن علی جلال آبادی کو توحید میں غرق سمجھنے والے رشید احمد گنگوہی نے اپنے پیر حاجی امداد اللہ کو ایک خط لکھا تھا جس کے آخر میں وہ لکھتے ہیں:

"یا اللہ معاف فرماتا ہے کہ حضرت کے ارشاد سے تحریر ہوا ہے۔ بھوٹا ہوں، کچھ نہیں ہوں۔ تیرا ہی ظل ہے۔ تیرا ہی وجود ہے میں کیا ہوں، کچھ نہیں ہوں۔ اور وہ جو میں ہوں وہ تو ہے اور میں اور تو خود شرک در شرک ہے۔ استغفر اللہ۔۔۔!"

(فضائل صدقات از زکریا کاندھلوی دہلوی حصہ دوم ص 556 واللفظ لہ مکاتیب رشیدیہ ص 10) میں (گنگوہی) اور تو (خدا) کا ایک ہونا وہ عقیدہ ہے جو وحدت الوجود کے پیر و کار اور ابن عربی وغیرہ کے مقلدین کئی سوسالوں سے مسلسل پیش کر رہے ہیں۔



6- خواجہ غلام فرید، شیخ الاسلام ابن تیمیہ رحمۃ اللہ علیہ کا رد کرنے، عقیدہ استوی علی العرش کو غلط اور عقیدہ وحدت الوجود کو حق قرار دینے کے بعد کہتے ہیں:

"وحدت الوجود کو حق تسلیم کرنے کے بعد یہ سوال پیدا ہوتا ہے کہ جب خدا کے سوا کسی اور کا کوئی وجود ہی نہیں بلکہ سب خدا کا وجود ہے تو پھر بت پرستی کیوں ممنوع ہے اس کا جواب یہ ہے۔ بت خدا نہیں بلکہ خدا سے جدا نہیں ہے مثال کے طور پر زید کا ہاتھ زید نہیں ہے لیکن زید سے جدا نہیں ہے۔۔۔" (مقامیں المجالس عرف اشارات فریدی ص 218)

7- خواجہ محمد یار فریدی کہتے ہیں:

"گر محمد نے محمد کو خدا مان لیا۔۔۔۔۔ پھر تو سمجھو کہ مسلمان ہے دغا باز نہیں"

(دلوان محمدی ص 156)

یہ وحدت الوجود ہی کا عقیدہ ہے جس کی وجہ سے محمد یار صاحب نے محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو خدا مان لیا ہے: **بُخَانَهُ وَتَعَالَى عَمَّا يُقُولُونَ عَلُوًا كَبِيرًا**

8- محمد قاسم نانوتوی، رشید احمد گنگوہی اور اشرف علی تھانوی کے پیر حاجی امداد اللہ کہتے ہیں:

"حرمین میں بعض امور عجیب و پسندیدہ ہیں (1) وحدۃ الوجود لوگوں میں بہت مزین ہے میں مدینہ میں مسجد قبا کی زیارت کو گیا ایک آدمی کو دیکھا کہ اندر مسجد کے جا رہا ہے مشغول ہے جب زیارت سے فارغ ہو کر میں باہر آیا اور جوتے پہنے کا قصد کیا تو سنا کہ کہتا ہے۔ یا اللہ یا موجود اور دوسرا جو بیرون مسجد تھا کہتا تھا بل فی کل الوجود اس کو سن کر مجھ پر ایک حالت طاری ہوئی بعدہ، لڑکوں کو شغف میں دیکھا کہ کھیل رہے ہیں اور ایک لڑکا کہہ رہا ہے اس سے میں نہایت بے تاب ہوا اور کہا کہ کیوں ذبح کرتے ہو۔۔۔" (شما تم امدادیہ ص، 71، 72، امداد المشتاق ص 95 فقرہ: 191)

ہر وجود میں اللہ کو موجود سمجھنا وحدت الوجود کا بنیادی عقیدہ ہے۔

9- حاجی امداد اللہ تھانہ بھونوی کہتے ہیں:

"ایک موحد سے لوگوں نے کہا کہ اگر حلو غلیظ ایک ہیں تو دونوں کو کھاؤ انہوں نے بشل خنزیر ہو کر گوہ کو کھا لیا۔ پھر بصورت آدمی ہو کر حلو کھا یا اس کو حفظ مراتب کہتے ہیں جو واجب ہے" (شما تم امدادیہ ص 75، امداد المشتاق ص 101، فقرہ: 224، واللفظ لہ)

شما تم کے مطبوعہ نسخے میں غلیظ کے بجائے غلیظ لکھا ہوا ہے جس کی اصلاح امداد المشتاق سے کر دی گئی ہے۔ گوہ پانے کو کہتے ہیں۔ معلوم ہوا کہ وجودوں کے نزدیک پاک و ناپاک سب ایک ہے۔

10- ایک سوال کو نقل کرتے ہوئے حاجی امداد اللہ صاحب لکھتے ہیں: "سوال دوم۔۔۔ اور دوسری جگہ ضیاء القلوب ہی میں ہے تا وقت یہ کہ ظاہر و مظہر میں فرق پیش نظر سالک سے بولنے شرک باقی ہے اس مضمون سے معلوم ہوا کہ عابد و معبود میں فرق کرنا شرک ہے۔

جواب دوم کوئی شک نہیں ہے کہ فقیر نے یہ سب ضیاء القلوب میں لکھا ہے اگر کہیں کہ جو کچھ کہا نہیں جاتا ہے کیوں لکھا گیا جواب یہ ہے کہ اکابر دین اپنے مشکوفات کو تمثیلات محسوسات سے تعبیر کرتے ہیں تاکہ طالب صادق کو سمجھا دیں نہ یہ کہ کانہ ہو کہہ دیتے ہیں۔۔۔" (شما تم امدادیہ ص 35، 34)

خلاصہ یہ کہ عابد و معبود کو ایک سمجھنا، اللہ تعالیٰ کو عرش پر مستوی نہ ماننا بلکہ اپنی ذات کے ساتھ ہر جگہ ہر وجود میں موجود ماننا اور حلولیت کا عقیدہ رکھنا مختصر الفاظ میں وحدت الوجود کہلاتا ہے۔



یہی وہ عقیدہ ہے جسے حسین بن منصور الحلاج مقتول اور ابن عربی صوفی نے علانیہ پیش کیا۔ التنبیہ علی مشکلات الہدایہ کے مصنف علی بن ابی العزا الحنفی (متوفی 792ھ) لکھتے ہیں:

"وہذا القول قد افضی بقوم اہل القول بالکلول أوالاتحاد وبتوابع من کفر النصارى فان النصارى خصوه بالمسح وبتولاء عموما جمیع مخلوقات ومن فروع ہذا التوحید: أن فرعون وقومه کالمو
الإیمان، عارفون باللہ علی الحقیقۃ ومن فروعه: أن عباد الأصنام علی الحق والصواب، وأنتم إنما عبدوا اللہ لا غیرہ"

"اور یہ قول ایک قوم کو طول و اتحاد کی طرف لے گیا ہے اور یہ نصرانیوں (عیسائیوں) کے کفر سے زیادہ بڑا ہے کیونکہ نصرانیوں نے تو اسے مسیح کے ساتھ خاص مانا اور انھوں نے تمام مخلوقات کے بارے میں عام کر دیا۔ اس (وجودی) توحید کی فروع میں سے ہے کہ فرعون اور اس کی قوم مکمل ایمان والے تھے، حقیقت پر اللہ کو پہچاننے والے تھے۔ اس کی فروع میں سے یہ بھی ہے کہ بتوں کی عبادت کرنے والے حق پر اور صحیح ہیں، انھوں نے اللہ ہی کی عبادت کی ہے، کسی دوسرے کی نہیں۔ (شرح عقیدہ طحاویہ ص 78-79)

وحدت الوجود کا رد

درج بالا تفصیل سے معلوم ہوا کہ وحدت الوجود کا عقیدہ سراسر گمراہی اور کفریہ عقیدہ ہے جس کا رد شیخ الاسلام ابن تیمیہ رحمۃ اللہ علیہ، حافظ ابن حجر العسقلانی، قاضی ابن ابی العزا الحنفی اور ملا علی قاری حنفی وغیرہم نے شد و مد سے کیا ہے۔ ملا علی قاری وحدت الوجود کے رد میں اپنی کتاب کے آخر میں لکھتے ہیں:

"فان كنت مؤمناً مسلماً صدقاً فلا تشك في كفر جماعة ابن عربي ولا تتوقف في ضلالتهم بهذا القوم الغوي والجمع الغبي فان قلت بل يجوز السلام عليهم ابتداء قلت لا ولا الرد السلام عليكم بل لا يقال لهم عليكم أيضاً فانهم شر من اليهود والنصارى وان حکم حکم المرتدین
و بسبب إحراق كتبهم المولفة وبتعين علی کل أحد أن یبین فساد شقاقهم فان سکوت العلماء
واختلاف الآراء صار سبباً لهذا العقیده وسائر العقیده وسائر أنواع البلاء"

"پھر اگر تم سچے مسلمان اویپکے مومن ہو تو ابن عربی کی جماعت کے کفر میں شک نہ کرو اور اس گمراہ قوم اور بے وقوف اٹھ کی گمراہی میں توقف نہ کرو، پھر اگر تم پوچھو: کیا انھیں سلام کہنے میں ابتدا کی جاسکتی ہے؟ میں کہتا ہوں: نہیں اور نہ ان کے سلام کا جواب دیا جائے بلکہ انھیں و علیکم کا لفظ بھی نہیں کہنا چاہیے کیونکہ یہ یہودیوں اور نصرانیوں سے زیادہ بڑے ہیں اور ان کا حکم مرتدین کا حکم ہے۔۔۔ ان لوگوں کی لکھی ہوئی کتابوں کو جلانا واجب ہے اور ہر آدمی کو چاہیے کہ ان کی فرقہ پرستی اور نفاق کو لوگوں کے سامنے بیان کر دے کیونکہ علماء کا سکوت اور بعض راویوں کا اختلاف اس فتنے اور تمام مصیبتوں کا سبب بنا ہے۔۔۔ (الرد علی القائلین بوحدة الوجود ص 155، 156)

محدثین کرام علمائے عظام کے ان صریح فتوؤں کے ساتھ عرض ہے کہ اپنے اسلاف سے بے خبر بعض دہلوی "علماء" نے بھی وحدت الوجود کا زبردست رد کیا ہے مثلاً:

1- حکیم میاں عبدالقادر فاضل دہلوی لکھتے ہیں: "وحدة الوجود خود کو خدائی مسند پر جلوہ افروز ہونے والوں کا باطل عقیدہ و عمل ہے" (تذریعہ اللہ ص 185، مطبوعہ بیت الحکمت لوہاری منڈی لاہور ملنے کا پتہ: کتب خانہ شان اسلام راحت مارکیٹ اردو بازار لاہور)

2- خان محمد شیرانی پنجبری دہلوی (ثوب بلوچستان) نے وحدت الوجود کے رد میں "کشف الہجود عقیدة وحدة الوجود" نامی کتاب لکھی ہے جس کے ٹائٹل پر لکھا ہوا ہے کہ "اور یہ ثابت کیا گیا ہے کہ جن لوگوں کا وحدة الوجود اور طولی کا عقیدہ ہوتا ہے، وہ صحیح نہیں ہے۔"

ابن عربی صوفی کا رد

آخر میں وحدت الوجود کے بڑے داعی اور مشہور طولی صوفی ابن عربی کا مختصر و جامع رد پیش خدمت ہے:

1- حافظ ابن حجر عسقلانی کہتے ہیں کہ میں نے اپنے استاذ امام (شیخ الاسلام) سراج الدین البلیغی سے ابن عربی کے بارے میں پوچھا تو انھوں نے فوراً جواب دیا کہ وہ کافر ہے۔



(لسان الميزان ج 4 ص 319، دوسرا نسخہ 5 ص 213، تنبیہ النبی الی تکفیر ابن عربی للمحدث البتاعی رحمۃ اللہ علیہ ص 159)

ابن عربی کے بارے میں حافظ ابن حجر رحمۃ اللہ علیہ کا ایک گمراہ شخص سے مباہلہ بھی ہوا تھا جس کا تذکرہ آگے آ رہا ہے۔ ان شاء اللہ

2- حافظ ابن دقین العید نے ابو محمد عزالدین عبدالعزیز بن عبدالسلام السلسی الدمشقی الشافعی رحمۃ اللہ علیہ (متوفی 660ھ) سے ابن عربی کے بارے میں پوچھا تو انہوں نے فرمایا:

"شیخ سوء کذاب مقبوح یقول بقدم العالم ولایری تحریم الفرج"

گندا، کذاب (اور) حق سے دور (تھا) وہ عالم کے قدیم ہونے کا قائل تھا اور کسی شرمگاہ کو حرام نہیں سمجھتا تھا۔ الخ (الوانی بالوفیات ج 4 ص 125، وسندہ صحیح تنبیہ النبی ص 138)

ابن عبدالسلام کا یہ قول درج ذیل کتابوں میں بھی دوسری سندوں کے ساتھ مذکور ہے:

(تنبیہ النبی ص 139، وسندہ حسن) مجموع فتاویٰ ابن تیمیہ (ج 2 ص 244 وسندہ حسن) میزان الاعتدال (3/659) لسان المیزان (5/311، 312)، دوسرا نسخہ (6/398)

تنبیہ: الوانی بالوفیات میں کاتب کی غلطی سے "ابن بحر بن العربی" بچھپ گیا ہے جبکہ صحیح لفظ ابی بحر کے بغیر "ابن عربی" ہے۔

3- ثقہ اور جلیل القدر امام ابو حیان محمد بن یوسف الاندلسی رحمۃ اللہ علیہ (متوفی 745ھ) نے فرمایا:

"ومن ذہب من ملاحہ تم الی القول بالاتحاد والوحدۃ، کالحلاج والشوہذی وابن اعلیٰ وابن عربی المقیم بدمشق وابن الفارض، وأتباع هؤلاء کا بن سبعین وتلمیذہ التستری وابن المطرف المقیم بمرسیہ والصفار المقتول بغرناطہ وابن لجاج وابن الحسن المقیم بلوزقہ، ومن رأیناہ یرمی بہذا الذہب الملعون العفیف التلمسانی الخ"

اور ان کے ملحدین میں سے جو اتحاد اور وحدت (یعنی وحدت الوجود) کا قائل ہے جیسے (حسین بن منصور) الحلاج، شوہذی، ابن اعلیٰ، ابن عربی جو دمشق میں مقیم تھا، ابن فارض اور ان کے پیروکار جیسے ابن سبعین اور اس کا شاگرد تستری مرسیہ میں رہنے والا ابن مطرف اور غرناطہ میں قتل ہونے والا الصفار، ابنا للجاج اور لوزقہ میں رہنے والا الحسن اور ہم نے جنہیں اس ملعون مذہب کی تمت کے ساتھ دیکھا ہے جیسے عفیف تلمسانی۔۔۔ الخ

(تفسیر البحر المیطوح ج 3 ص 464، 465، سورۃ المائدہ: 17)

4- تفسیر ابن کثیر کے مصنف حافظ ابن کثیر رحمۃ اللہ علیہ لکھتے ہیں:

"ولہ کتابہ المسمی (بفضوص الحکم) فیہ اشیاء کثیرۃ ظاہرہا کفر صریح"

اور اس کی کتاب جس کا نام فضوص الحکم ہے، اس میں بہت سی چیزیں ہیں جن کا ظاہر کفر صریح ہے۔ (البدایہ والنہایہ ج 13 ص 167، وفیات 638ھ)

5- حافظ ابن تیمیہ رحمۃ اللہ علیہ لکھتے ہیں:

"ولم یردخ الخیرۃ احد من اہل العلم والایمان ولكن مدحنا طائفتہ من الملاحدۃ: کصاحب "الفضوص" ابن عربی وأمثالہ من الملاحدۃ الذین ہم خیاری"

اہل علم اور اہل ایمان میں سے کسی نے بھی حیرت کی تعریف نہیں کی لیکن ملحدین کے ایک گروہ نے اس کی تعریف کی ہے جیسے فضوص الحکم والا ابن عربی اور اس جیسے دوسرے



لمحدثین جو حیران و پریشان ہیں۔۔۔ (فتاویٰ ابن تیمیہ رحمۃ اللہ علیہ ج 11 ص 385)

حافظ ابن تیمیہ رحمۃ اللہ علیہ اور حافظ ابن القیم رحمۃ اللہ علیہ دونوں کے بارے میں ملا علی قاری حنفی لکھتے ہیں:

"وَمَنْ طَلَعَ شَرْحَ مَنَازِلِ السَّارِينَ، تَبَيَّنَ لَهُ أَنَّهُمَا كَانَا مِنْ أَكْبَرِ أَيْلِ الشَّيْخَةِ وَالْجَمَاعَةِ، وَمَنْ أَوْلِيَاءَ هَذِهِ الْأُمَّةِ"

"اور جس نے منازل السارین کی شرح کا مطالعہ کیا ہے تو اس پر واضح ہوا کہ وہ (ابن تیمیہ رحمۃ اللہ علیہ اور ابن القیم رحمۃ اللہ علیہ) دونوں اہل سنت والجماعہ کے اکابر اور اس امت کے اولیاء میں سے تھے۔ (جمع الوسائل فی شرح الشمال ج 1 ص 207)

6- محدث بقاعی لکھتے ہیں کہ ہمارے استاذ حافظ ابن حجر العسقلانی کا ابن الامین نامی ایک شخص سے ابن عربی کے بارے میں مبالغہ ہوا۔ اس آدمی نے کہا: اے اللہ! اگر ابن عربی گمراہی پر ہے تو مجھ پر لعنت فرما۔ حافظ ابن حجر رحمۃ اللہ علیہ نے کہا: اے اللہ! اگر ابن عربی ہدایت پر ہے تو مجھ پر لعنت فرما۔

وہ شخص اس مبالغہ کے چند مہینے بعد رات کو اندھا ہو کر مر گیا۔ یہ واقعہ 797ھ کو زوال القعدہ میں ہوا تھا اور مبالغہ رمضان میں ہوا تھا۔ (تنبیہ الغی ص 136، 137)

7- ملا علی قاری حنفی کا حوالہ گزر چکا ہے جس میں انھوں نے کہا ہے کہ ابن عربی کی جماعت کے کفر میں شک نہ کرو۔

8- قاضی تقی الدین علی بن عبدالکافی السبکی الشافعی نے شرح المنہاج کے باب الوصیہ میں کہا:

"وَمَنْ كَانَ مِنَ الصُّوفِيَةِ الْمَتَأَخِّرِينَ، كَانَ مِنَ الْعَرَبِيِّ وَأَتْبَاعِهِ، فَمَمَّ ضَلَالِ جَهَالٍ، خَارِجُونَ عَنِ طَرِيقَةِ الْإِسْلَامِ"

اور جو ان متاخرین صوفیہ میں سے ہے جیسے ابن عربی وغیرہ تو یہ گمراہ جاہل ہیں (جو) اسلام کے طریقے سے خارج ہیں۔ (تنبیہ الغی ص 143)

9- شمس الدین محمد العیزری الشافعی نے اپنی کتاب "الفتاویٰ المستشرۃ"

میں فصوص الحکم کے بارے میں کہا:

"قال العلماء: جميع ما فيه كفر لانه دار مع عقيدة الاتحاد الخ"

علماء نے کہا: اس میں سارے کا سارا کفر ہے کیونکہ یہ اتحاد کے عقیدے پر مشتمل ہے۔ الخ (تنبیہ الغی ص 152)

10- محدث برہان الدین البقاعی نے تکفیر ابن عربی پر تنبیہ الغی کے نام سے کتاب لکھی ہے جس کے حوالے آپ کے سامنے پیش کیے گئے ہیں۔

معلوم ہوا کہ علماء اور جلیل القدر محدثین کرام کے نزدیک ابن عربی صوفی اور وحدت الوجود کا عقیدہ رکھنے والے لوگ گمراہ اور گمراہ کرنے والے ہیں۔ جن علماء نے ابن عربی کی تعریف کی ہے یا اسے شیخ اکبر کے خود ساختہ لقب سے یاد کیا ہے، ان کے دو گروہ ہیں:

اول: جنھیں ابن عربی کے بارے میں علم ہی نہیں ہے۔

دوم: جنھیں ابن عربی کے بارے میں علم ہے ان کے تین گروہ ہیں:

اول: جو ابن عربی کی کتابوں اور اس کی طرف منسوب کفریہ عبارات کا یہ کہہ کر انکار کر دیتے ہیں کہ یہ ابن عربی سے ثابت ہی نہیں ہیں۔



دوم: جو تاویلات کے ذریعے سے کفریہ عبارات کو مشرف بہ اسلام کرنے کی کوشش کرتے ہیں۔

سوم: جو ان عبارات سے کلمتاً متفق ہیں۔ اس تیسرے گروہ اور ابن عربی کا ایک ہی حکم ہے اور پہلے دو گروہ اگر بذات خود صحیح العقیدہ ہیں تو جہالت کی وجہ سے لاعلم ہیں۔

آخر میں عرض ہے کہ وحدت الوجود ایک غیر اسلامی عقیدہ ہے جس کی تردید قرآن مجید، احادیث صحیحہ، اجماع، آثار سلف صالحین اور عقل سے ثابت ہے۔ مثلاً ارشاد باری تعالیٰ ہے:

﴿أَنفِثْ مَنْ فِي السَّمَاءِ أَنْ يَخِفَّتْ يُخَفِّمَ الْأَرْضَ فَإِذَا هِيَ تَمُورٌ ۝۱۶ ... سورة الملك

"کیا تم بے خوف ہو اُس سے جو آسمان پر ہے کہ تمہیں زمین میں دھنسا دے پھر وہ ڈولنے لگے؟"

رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ایک لونڈی سے پوچھا ((آمین اللہ؟)) اللہ تعالیٰ کہاں ہے؟ اس نے جواب دیا: ((فی السماء)) آسمان پر ہے۔ آپ نے پوچھا: میں کون ہوں؟ اس نے کہا: آپ اللہ کے رسول صلی اللہ علیہ وسلم ہیں۔ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے اُس لونڈی کے مالک سے فرمایا: ((أَعْتَقْتَنَا فَإِنَّا مُؤْمِنَةٌ)) اسے آزاد کر دو کیونکہ یہ ایمان والی ہے۔ (صحیح مسلم: 537، ترقیم دارالسلام: 1199)

ابو عمرو اللطینکی نے کہا: اہل سنت کا اس پر اجماع ہے کہ اللہ تعالیٰ اپنی ذات کے ساتھ سات آسمانوں سے اوپر اپنے عرش پر مستوی ہے اور معیت سے مراد اُس کا علم (وقدرت) ہے۔ (دیکھئے شرح حدیث النزول لابن تیمیہ ص 144، 145، ملخصاً)

تنبیہ :-

وحدت الوجود کے قائل حسین بن منصور الحلاج الحلولی کے بارے میں تفصیلی تحقیق کے لیے دیکھئے ماہنامہ الحدیث حضور: 21 ص 8-11 (الحدیث: 49)

هذا ما عندي والله اعلم بالصواب

فتاویٰ علمیہ

جلد 1 - کتاب العقائد - صفحہ 55

محدث فتویٰ